بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 03/ اکتوبر 2025ء(۳/ اخاء ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حنین کی جنگ کے بعد اُس میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت اور اُس کی تقسیم کا ذکر ہو رہا تھا، اس بارے میں مزید واقعات یوں بیان ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمام اموال جعرانہ مقام پر جمع کرنے کا حکم دیا اور آپؐ نے طائف کا رُخ فرمایا اور کم و بیش ایک ماہ بعد طائف سے جعرانہ تشریف لائے اور یہاں پہنچ کر بھی آپؐ نے مالِ غنیمت تقسیم نہیں فرمایا بلکہ کچھ دن مزید انتظار فرمایا کہ شاید بنو ھوازن تائب ہو کر واپس آئیں۔ اِدھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کا انتظار کرتے رہے اور اُدھر بنو ھوازن اس کشمکش میں رہے کہ اُن کا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس جانا فائدہ مند بھی ہو گا یا نہیں۔ جب آپؐ نے تقریباً ۱۳، ۱۴/ دن انتظار فرما کر مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا تو بنو ھوازن کے چودہ معززین جو اسلام قبول کر چکے تھے، آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے سارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے رحم کی اپیل کی تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مَیں نے تو بہت دنوں تک تمہارا انتظار کیا مگر پھر مالِ غنیمت تقسیم کر دیا۔ اب تم دیکھ رہے ہو کہ قیدیوں میں سے بہت کم موجود رہ گئے ہیں اور باقی سب تقسیم کیے جا چکے ہیں لہٰذا اب تم مال و اسباب یا قیدی مرد و عورتوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتے ہو۔ بنو ھوازن نے قیدی مردوں اور عورتوں کو واپس لینے کا فیصلہ کیا جس پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بنو عبد المطلب کے پاس موجود قیدی تو فوراً واپس کر دیے۔ جبکہ باقی قیدیوں کے متعلق اُنہیں مشورہ دیا کہ وہ مسلمانوں کے سامنے اپنے اسلام کا اظہار کر کے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے لیے سفارش کرنے والا مقرر

کردیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور یوں آنحضور ﷺ کے بے مثل جود وسخا کی وجہ سے بنو ھوازن کے تمام قیدی خوش اسلوبی سے آزاد ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے بنو ہوازن کے ان قیدیوں کو نہ صرف بغیر کسی عوض معاوضہ کے آزاد فرما دیا بلکہ انہیں کپڑے بھی عطا کئے اور آپ ﷺ نے تاکیداً فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی آزاد ہونے والا نئے لباس کے بغیر نہ جائے چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں ہر قیدی کو نیا لباس بھی دیا گیا۔ روایت کے مطابق تین افراد ایسے تھے کہ انہوں نے اپنے قیدی واپس دینے سے انکار کر دیا۔ بعض دوسری روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو ہوازن کے تمام قیدی آزاد ہیں اور جو اپنا قیدی آزاد کرنا نہیں چاہتا اس کو اس کے بدلے بیت المال سے چھ جوان اونٹ بطور معاوضہ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر وہ سب لوگ بھی راضی ہو گئے جو اپنے قیدی دینے کو تیار نہ تھے اور یوں بنو ہوازن کے چھ ہزار قیدی آزاد کر دیئے گئے۔

بعض روایات کے مطابق عیینہ بن حصن فزاری نے نافرمانی کی اور اس کو سخت شرمندگی اٹھانی پڑی اور وہ خیر وبرکت سے بھی محروم رہا چنانچہ لکھا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا کہ سب نے اپنے قیدی واپس کر دیئے ہیں سوائے عیینہ کے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اسے گھاٹے میں رکھے۔ اس کے قیدی کا یوں واقعہ ہے کہ اس نے جوان عورت کے بجائے ایک بوڑھی عورت کو بطور قیدی کے لیا تھا تا کہ اس کا منہ مانگا فدیہ ملے گا کیونکہ اس کی آل اولاد کثیر تعداد میں ہو گی۔ جب اس بوڑھی عورت کا بیٹا عیینہ کے پاس آیا اور سو اونٹ کے عوض اس کی آزادی کی پیشکش کی تو عیینہ نے مزید کی لالچ میں آزاد کرنے سے انکار کر دیا، کچھ دیر بعد جب عیینہ خود اس بیٹے کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جتنے اونٹ تم دے رہے تھے کیا اب دیتے ہو تو اس لڑکے نے کہا کہ اب تو میں پچاس اونٹ دوں گا۔ اس طرح وہ کچھ اور مانگتا وہ کہتا اچھا میں یہ بھی نہیں دیتا۔ آخر کم ہوتے ہوتے بات یہاں تک پہنچی کہ عیینہ کہنے لگا کہ بڑھیا مفت ہی لے جاؤ میرے سے۔ اس پر لڑکا کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ہر قیدی کو آزاد کرنے کے ساتھ لباس بھی دیا ہے اور یہ بڑھیا تو اس سے محروم رہ گئی لہٰذا تم اس کے لئے لباس بھی دو۔ آخر عیینہ کو اپنی چادر دینی پڑی اور یوں وہ لڑکا اس قیدی عورت کو بھی لے کر گیا اور ساتھ لباس بھی۔

آنحضور ﷺ نے بنو ھوازن سے اُن کے سردار مالک بن عوف کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ طائف میں بنو ثقیف کے پاس ہے، آپؐ نے اُسے پیغام بھجوایا کہ اگر وہ آپؐ کی اطاعت قبول کر کے آجائے تو اس کے اہل وعیال اسے واپس کر دیے جائیں گے۔ مالک بن عوف جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اسے اس کے اہل وعیال بھی لوٹا دیے اور ایک سَو اونٹ بھی بطور تحفہ دیے۔ مالک آپؐ کی اس عنایت کو

دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

بنو ھوازن کے قیدیوں میں ایک خاتون شیما بھی تھیں جن کا اصل نام حذافہ تھا۔ جب وہ گرفتار ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ مَیں تمہارے نبی کی رضاعی بہن ہوں جس پر انہیں آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کو اپنے رضاعی رشتے کی نشانی کے طور پر دانتوں کا نشان دکھایا اور بتایا کہ یہ آپؐ نے مجھے اُس وقت کاٹ لیا تھا جب آپؐ میری گود میں تھے۔ پھر بتایا کہ ہم اس وقت بکریاں چَرا تے تھے اور یہ کہ آپؐ کے رضاعی ماں باپ میرے حقیقی ماں باپ ہیں۔ آنحضور ﷺ یہ سُن کر اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور اُن کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور فرمایا: اس پر بیٹھو۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپؐ نے اُن سے اپنے رضاعی ماں باپ کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ اُن کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپؐ نے ٹھہرنے یا واپس جانے کا اختیار اُن پر چھوڑ دیا، انہوں نے اسلام قبول کرتے ہوئے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ آپؐ نے انہیں تین غلام اور ایک لونڈی عطا فرمائی، اسی طرح اونٹ بھی عطا فرمائے۔ ابو داؤد کی ایک کمزور روایت کے مطابق جعرانہ کے مقام پر آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ بھی آپؐ سے ملنے آئی تھیں مگر اس کی سند کمزور ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ رضاعی والدہ کی ملاقات کا واقعہ کسی اور موقع کا ہو یا راوی کو غلطی لگی ہو کیونکہ روایات کے مطابق آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ کی وفات جنگِ حنین سے پیشتر ہو چکی تھی۔

آنحضور ﷺ نے جب مکے سے مدینے ہجرت کی تھی تو سَو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں سراقہ بن مالک نے آپؐ کا تعاقب کیا تھا اور آپؐ نے اُسے ایک امان کی تحریر لکھ کر دی تھی، یہی سراقہ جعرانہ مقام پر اپنی اس تحریر کے ساتھ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

اسی قیام کے دوران آپؐ ایک رات عمرے کی نیّت سے مکہ تشریف لے گئے اور رات میں ہی واپس آ گئے، لوگوں نے یہی سمجھا کہ جیسے آپؐ کہیں گئے ہی نہیں۔ ذوالقعدہ کے بارہ دن ابھی باقی تھے کہ آنحضور ﷺ نے مدینہ واپسی کا سفر شروع فرمایا اور نَو دن کے سفر کے بعد مدینہ واپس پہنچ گئے۔

حضورِ انور نے مستشرقین کے بعض بودے اعتراضات اور اُن کے مختصر جوابات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب کچھ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ فرمایا، تو یہ تھے کل واقعات حنین کے۔ بعد میں باقی سریّات ان شاء اللہ بیان ہوں گے۔

آخر پر حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا جن میں پہلا ذکر خیر مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرّخ صاحب آف کینیڈا کا تھا۔ مرحوم نے کافی سال واقفِ زندگی ڈاکٹر کے طور پر افریقہ میں خدمات سرانجام دیں۔ بڑی وقف کی روح کے ساتھ انہوں نے خدمت کی۔ مرحوم خاموش طبع،

دعاگو، عاجزی و انکسار والے، صبر و استقامت کی مثال تھے۔ پوری زندگی خدمتِ انسانیت میں گزاری۔ نامساعد حالات میں بڑی استقامت سے کام کرتے رہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں بھی گھانا میں رہا ہوں، مَیں نے بھی ان کے ساتھ وقت گزارا ہے، انتہائی شریف النفس، عاجز اور خدمت کرنے والے انسان تھے۔ واقفین کا بہت احترام کرنے والے تھے۔ مہمان نوازی ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دونوں میاں بیوی مہمان نواز ہیں۔ بہت سی ایسی خصوصیات تھیں جو کم ہی لوگوں میں ہوتی ہیں۔

دوسرا ذکر خیر مکرم حمید احمد غوری صاحب آف حیدرآباد بھارت کا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ ایک بیٹی اور چار بیٹے، پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم، محمد انعام غوری صاحب ناظرِ اعلیٰ قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔ صمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جماعت البانیا کے والد تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، قرآن مجید سے محبت کرنے والے تھے، نیک صالح بزرگ تھے۔

حج اور عمرے کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی۔ خلافت کے حکموں پر چلنے والے تھے اور ہر چھوٹے سے چھوٹا حکم یا بڑے سے بڑا حکم بھی تھا کوشش یہ ہوتی تھی کہ خود عمل کروں گا پھر جماعت کو بتاؤں گا اور اس پر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہوتے تھے۔ ہومیو پیتھی کا علاج بھی کیا کرتے تھے گھر میں ذخیرہ رکھا ہوا تھا دوائیوں کا جو مریضوں کو مفت دیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ بہت صلہ رحمی کرنے والے اور بار بار اپنے رشتہ داروں کو گھر پر اکٹھا کرتے تھے ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔

مرکزی نمائندوں اور مربیان کی بہت عزت کرنے والے تھے۔ نائب امیر حیدرآباد اور سیکرٹری تعلیم القرآن اپنے حلقے کے صدر جماعت بھی رہے ناظم انصار اللہ بھی رہے نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ بہرحال کافی ان کی جماعتی خدمات بھی ہیں یہاں بھی جلسہ میں شامل ہو چکے ہیں ایک دفعہ۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بیٹے جنازے میں شریک نہیں ہو سکے تھے جو مبلغ سلسلہ ہیں البانیہ میں اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ بہرحال ان کی نماز جنازہ بعد میں پڑھاؤں گا۔

حضورانور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔